پیغامِ حج

۱۴۲۴ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امت اسلامی نے ایک بار پھر اپنے حج کے عہد کو منعقد کیا اور صدائے: ''وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ.'' (۱) کا نہایت شائستگی کے ساتھ جواب دیا ہے۔ یہ بے نظیر فریضہ بھی بقیہ فرائض کی مانند رحمتوں کا خزانہ ہے، جو اپنے مقررہ وقت پر بندوں کی طرف آتا ہے اور بندوں کو خداوندِ عالم کا لامتناہی فیض کسب کرنے کے لئے موقع فراہم کرتا ہے۔

حج اس لحاظ سے بے نظیر اور لاثانی ہے کہ اس سے دلوں اور روحوں کو جلا ملتی ہے اور ہر حاجی اپنی ہمت اور ظرفیت کے مطابق اس بارانِ رحمت سے بہرہ مند ہوتا ہے۔ امتِ اسلامی کی بزرگ شخصیات جو مختلف ملتوں، نسلوں اور دنیا کے مختلف خطوں سے تعلق رکھتی ہیں، وہ اس عظیم موقع پر بہتر طور پر اتحاد، شجاعت، بیداری اور اپنی پہچان سے ہمکنار ہو سکتی ہیں۔

اور آج یہ اسلامی دنیا کی اہم ترین ضرورت ہے۔ اسلامی دنیا کی طویل سستی اور خواب آلودگی جو خسارے اور دشمنوں کے سیاسی و ثقافتی تسلط کا سبب بنی، امتِ مسلمہ کے مادّی و انسانی منابع اس کے دشمنوں کے تسلط، اقتدار اور ترقی کا باعث بنے، لیکن اب مسلمان خود کو پالینے کے بعد

پھر سے چوروں اور لٹیروں کے خلاف محاذ آرا ہیں۔ علمی میدان میں قدم رکھنے کے بعد اسلام سنجیدہ مطالبات کی شکل اختیار کر چکا ہے۔

اسلام کا سیاسی نظریہ:

چند افراد کے ذہنوں میں اسلام کا سیاسی نظریہ عظیم رتبہ حاصل کر چکا ہے' ان کی نگاہ میں اسلام کا افق روشن اور امید بخش ہے۔ سوشلزم اور مارکسزم جیسے درآمد شدہ نظریات جو شور و غوغے اور تنازع کا سبب بنے اور بالخصوص لبرل ڈیموکریسی کے چہرے پر سے مکر و فریب کا نقاب الٹنے کے بعد اسلام کا آزادی اور عدل و انصاف کا نظریہ پہلے سے زیادہ آشکارا ہو گیا ہے' اور عدالت پسند' آزادی کی طالب منتخب شخصیات اور مفکرین نے اسے اپنی تمناؤں کی تکمیل سمجھا ہے۔

کئی اسلامی ممالک میں نوجوانوں نے اسلام اور عدل و انصاف کی بنیاد پر اسلامی حکومت کے قیام کی آرزو میں سیاسی' ثقافتی اور اجتماعی جہاد کا آغاز کیا ہے اور ان میں اپنے معاشرے میں دشمنوں کے تسلط اور متکبر اور عوام پر زبردستی قابض حکومتوں کے خلاف قیام کا عزم محکم ہوتا جا رہا ہے۔ اسلامی ممالک میں مظلوم فلسطین سرِ فہرست ہے۔ بیشمار مردوں اور عورتوں نے اپنی جان نچھاور کر کے اسلام کے پرچم کو استقلال' عزت اور آزادی کے نعرے کے ساتھ بلند کر کے' شجاعت اور دلیری کا ثبوت دیتے ہوئے مادّی اور مستکبر قوتوں کو ذلت سے دوچار کر دیا ہے۔

جی ہاں' اسلامی بیداری نے دشمنوں کے شیطانی ارادوں کو خاک میں ملا دیا ہے اور دنیا کے بارے میں مستکبرین کے منصوبوں کا رُخ بدل ڈالا ہے۔ دوسری طرف اسلامی اصول و قواعد کے تحت نئے اسلامی افکار' سیاست اور علم کے میدان میں اسلام کی جدت نے مکتبِ اسلام کو قابلِ افتخار بنا دیا ہے۔ اسلامی روشن فکری نے دانشوروں کے سامنے ایک وسیع افق کا دریچہ کھولا ہے۔ کل کے استعمار اور آج کے استکبار نے اپنی مکارانہ سیاست کے ذریعے یہ منصوبہ بنایا ہے کہ اسلامی معاشرے کو ہمیشہ دو چیزوں کے درمیان سرگرداں رکھا جائے: ایک جمود اور قدامت پرستی اور

دوسرے خودفراموشی اور دوسروں کی اندھی تقلید۔

اسلامی دنیا میں فکر، فعالیت، ایمان اور عملِ صالح ترقی اور پیشرفت کی طرف گامزن ہیں اور اس چیز نے استکبار کے قدرتمند مراکز کو خوفزدہ کر دیا ہے۔ اب امتِ مسلمہ کو اپنے آپ کو شدید قسم کے رَدِّ عمل کے لئے تیار کرنا ہوگا، جو استکبار کے قدرتمند مراکز مسلمانوں کی اس عظیم حرکت کے بعد انجام دیں گے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حق و باطل کی اس جنگ میں حق کامیاب اور باطل کی قسمت میں زوال اور شکست لکھی جائے گی۔ بشرطیکہ حق طلب افراد اپنی مادّی اور معنوی طاقتوں سے بھرپور اور صحیح معنوں میں استفادہ کریں، عقلمندی، کوشش، امید و استقامت، خدا پر توکل اور خود اعتمادی کے ساتھ صحیح راستہ تلاش اور اسے طے کریں۔ اس صورت میں امداد اور نصرتِ الٰہی ان کا مسلّم حق ہوگی، جس کا وعدہ قرآن میں ان سے کیا گیا ہے: ''اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ وَ یُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ.'' (۲) اور: ''وَ لَیَنْصُرَنَّ اللّٰہُ مَنْ یَّنْصُرُہٗ.'' (۳) ''اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُھَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ.'' (۴) صہیونزم کا سرطانی نیٹ ورک اور امریکہ کے شر پسند جنگ طلب حکمراں، جو اس دور میں استکبار کے اصلی اور خطرناک ترین مراکز ہیں، وہ مختلف حربوں کے ذریعے امتِ اسلامی کے خلاف مصروفِ عمل ہیں، چاہے وہ نفسیاتی جنگ ہو یا پروپیگنڈے کا محاذ، اقتصادی حملہ ہو یا ان کے دشمنانہ سیاسی اقدامات، قتل و غارت ہو یا دہشت گردی و عسکریت، وہ اپنے ناجائز مفادات کے تحفظ کے لئے کسی بھی جرم اور ظلم سے دریغ نہیں کرتے۔ اگر غاصب صہیونیوں کے فلسطین پر دلخراش مظالم (جو امریکی حکومت کی مدد سے ڈھائے جا رہے ہیں) پر ایک سرسری نظر ڈالی جائے یا عراق اور افغانستان پر قابض فوج کے سلوک کا جائزہ لیا جائے، تو ان کی شقاوت اور سنگ دلی کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے، جن کے حقوقِ انسانی اور آزادی و جمہوریت کے جھوٹے اور ریاکارانہ نعرے دنیا بھر میں گونجا کرتے ہیں۔ یہ لوگ دہشت گردی کے خلاف مہم کا نعرہ بلند کر کے انتہائی بھیانک دہشت گردی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ قوموں کی آزادی کے نام پر ملتوں پر اپنے استبداد اور ظلم کو تھوپتے ہیں۔ امریکہ ڈنکے کی چوٹ پر دوسرے ممالک اور ان کی اقوام پر جارحیت اور حملے کو اپنا قانونی حق سمجھتا ہے۔ اسی

طرح صہیونی بھی سینہ تان کر فلسطینی شخصیات کو دہشت گردی کا نشانہ بنانے کی دھمکی دیتے ہیں۔صہیونی فلسطین میں بوڑھوں‘جوانوں‘عورتوں اور معصوم بچوں کا ناحق خون بہاتے ہیں اوران کے گھروں کومسمار کرتے ہیں۔امریکہ اور برطانیہ عراق میں غیر مسلح مظاہرین پر فائرنگ کرتے ہیں‘لوگوں کے گھروں‘ان کی عزت وناموس کی حرمت کو پامال کرتے ہیں۔ابھی ان کی جلائی ہوئی ایک آگ بجھتی بھی نہیں کہ اسلامی دنیامیں ایک نئی آگ بھڑکادیتے ہیں۔ان کی یہ شدت پسندی پرمبنی اورشرانگیز روش‘ان کی طاقت اورخوداعتمادی سے زیادہ ان کے خوف اوروحشت کی وجہ سے ہے۔

یہ لوگ اسلامی بیداری کومحسوس کررہے ہیں اوراسلامی سیاست اوراسلامی حاکمیت کی فکر کے پھیلنے سے شدید خطرہ محسوس کررہے ہیں۔یہ لوگ اسلامی امت کے اتحاداوراس کے باامید قیام اورمبارزے کے بارے میں سوچ کرہی خوف سے لرزتے ہیں۔

آج امتِ اسلامی اپنی قدرتی دولت‘اپنی عظیم اور تاریخی میراث اوراپنے وسیع وعریض جغرافیے اورانسانوں کے سمندر کے ذریعے ظالم طاقتوں کو‘جنھوں نے دوسوسال اس امت کاخون چوساہے اوراس کی عزت وحرمت کو پامال کیاہے‘مزیداس بات کی اجازت نہیں دے گی کہ وہ اس ظلم وستم اور جارحیت کوروارکھے۔اس وقت اسلامی دنیا کی چند شخصیات کے کاندھوں پر ایک بھاری ذمے داری عائد ہوتی ہے۔مسلمان مفکرین اسلام کے آزادی بخش پیغام کومحکم انداز میں اورجدت کے ساتھ اپنی قوم کے ہرفرد تک پہنچائیں۔مسلمان ملتیں اسلام کی روشن تعلیمات کے ذریعے اپنے جوانوں کوحقوقِ انسانی‘آزادی‘عوامی حاکمیت‘حقوقِ نسواں‘فساداورظلم سے مقابلے‘ امتیازی سلوک‘فقروافلاس اورعلمی پسماندگی سے مبارزے جیسے موضوعات سے آگاہ کریں۔ مغربی میڈیاکے اس فریب سے‘جووہ دہشت گردی سے مقابلے اوروسیع پیمانے پرتباہی پھیلانے والے اسلحہ کے نام پردنیاکودے رہاہے‘تمام لوگوں کوآگاہ کریں۔آج یہ مغربی ممالک ہیں جنھیں نظری اورعملی لحاظ سے ان موضوعات کے سلسلے میں اپنادفاع کرناچاہئے اوردنیاکے سامنے جوابدہ ہوناچاہئے۔مغربی ممالک کوفلسطین میں بچوں کے قتلِ عام‘حقوقِ نسواں اوران کی عزت وکرامت‘

نیز اس بارے میں کہ اقوام کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنی تقدیر کا خود فیصلہ کریں' حتیٰ خود انھیں اپنے شہریوں کی آزادی کے سلسلے میں دنیا کے سامنے جوابدہ ہونا چاہیئے۔

کیا بعض یورپی ممالک میں حجاب کو ممنوع قرار دینا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ ان کا آزادی پر یقین کا نعرہ جھوٹا ہے؟ اسلامی ممالک کے سیاستداں اور حکومتی اہلکاروں کے کاندھوں پر بھی سنگین اور اہم ذمے داری عائد ہوتی ہے۔اپنی ملت پر بھروسہ کرنا' عالمی استکبار کی نہ ختم ہونے والی اور تھوپی جانے والی خواہشات کو رد کرنا ان کی اہم ترین ذمے داری ہے۔

انھیں امتِ اسلامی کی عظیم اور قدرتمند شناخت (جو بہت سی مشکلات کی گرہ کشائی کرتی ہے) کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔اسلامی دنیا کے مسائل میں امتِ اسلامی کے مفادات کو اور ان کے اقتدار کی حفاظت کو تمام فیصلوں میں ایک اہم معیار قرار پانا چاہیئے۔

آج قابضین کا عراق سے نکلنا اور اس ملک میں عوامی حاکمیت کا نفاذ ہونا' افغانستان سے دشمن فوج کا خروج اور اس ملک کا مستقبل اور اس کا اسلامی ہونا' فلسطین کے مظلوم عوام کی مدد اور جو لوگ اپنی جان و مال' عزت اور استقلال کے دفاع کے لئے غاصبوں سے مقابلہ کر رہے ہیں' ان کی مادّی اور معنوی مدد دینی شعائر اور مذہب پر ایمان رکھنے کی تمام اسلامی دنیا میں ترویج' مسلمان ممالک کا روز بروز ایک دوسرے سے نزدیک ہونا اور آپس کے اختلافات کو دور کرنا' اسلامی سربراہ کانفرنس کی تنظیم کے لئے ویٹو کا حق حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔یہ تمام چیزیں امتِ اسلامی کے مفادات میں سے ہیں' پس ضروری ہے کہ یہ مسلم حکومتوں کی پالیسیوں اور سیاست کا اہم حصہ ہوں اور ملتیں اور اہم شخصیات اپنی حکومتوں سے ان باتوں کا مطالبہ بھی کریں۔

ایران کی حکومت اور ملت ان ایام میں اپنے اسلامی انقلاب کی پچیسویں سالگرہ کا جشن منا رہی ہے۔اس پُر افتخار راہ میں ہم نے قیمتی تجربات حاصل کیئے ہیں' اور دوسرے ممالک کے سامنے ایک بہترین آئیڈیل (اسلامی نظام کی شکل میں) پیش کیا ہے۔ہم نے خدائے بزرگ و برتر پر توکل اور ایمان و معرفت سے لیس اپنی ملت کی قدرت و توانائی سے استفادہ کرتے ہوئے

بلند و بالا اہداف کی تکمیل اور ان کے حصول کے لئے مستحکم اقدامات اٹھائے ہیں۔ ہم نے سائنس اور ٹیکنالوجی کی معنوی اقدار سے آمیزش، استقلال اور آزادی کے ساتھ دینی حدود کی پابندی اور عوامی اقتدار یا جمہوریت کو قرآنی تعلیمات کی روشنی میں نافذ کرنے کا کام انجام دیا ہے۔ ہمارا ملک اس دوران استکبار کے ہاتھوں سب سے زیادہ دھونس، دھمکی، دشمنی اور خباثت کا شکار رہا ہے، لیکن اس کے باوجود ہماری ملت نے اسی دوران سب سے زیادہ ایمان، استقامت اور افتخار حاصل کیا ہے۔ ہم نے قرآن کے اس کلام کا عملاً تجربہ کیا ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ: "وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِهِمْ لَقَدِیْرٌ." (۶) ہم اپنی ملت اور اسلامی دنیا کے مستقبل کے افق کو روشن دیکھتے ہیں اور الٰہی وعدے پر لحہ بہ لحہ ایمان اور اعتماد کے ساتھ اس راہ کو آگے بڑھائیں گے جس کا تعین عظیم امام خمینیؒ نے کیا ہے۔ "وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ." (۵)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سید علی حسینی خامنہ ای

ذی الحجہ الحرام ۱۴۲۴ھ

❁❁❁

حواشی:

(۱) اور لوگوں کے درمیان حج کا اعلان کردو۔ (سورۂ حج۔ آیت ۲۷)

(۲) تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔ (سورۂ محمد۔ آیت ۷)

(۳) اور اللہ اپنے مددگاروں کی یقیناً مدد کرے گا۔ (سورۂ حج۔ آیت ۴۰)

(۴) زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہی ہوں گے۔ (سورۂ انبیا۔ آیت ۱۰۵)

(۵) اور یقیناً اللہ ان کی مدد پر قدرت رکھنے والا ہے۔ (سورۂ حج۔ آیت ۳۹)

(۶) انجامِ کار بہرحال صاحبانِ تقویٰ کے لئے ہے۔ (سورۂ اعراف۔ آیت ۱۲۸)